بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں گواہی دیتا ہوں

اشهد أن لا اِلهَ اِلّا الله وَ اَشهدُ أنّ محمداً رَسول الله و اَشهدُ أنّ اَميرالمؤمنينَ على بن ابيطالب و اولاده المعصومين اثنى عشر ائمتنا و معصومينا حجج الله.

1. میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام اور ان کی معصوم اولادیں اللہ کی حجت ہیں۔

2. میں گواہی دیتا ہوں کہ قیامت حق ہے، قرآن حق ہے، جنت و جہنم حق ہیں،) قبر و آخرت کے (سوال و جواب حق ہیں، قیامت، عدل، امامت و نبوّت حق ہیں۔

اے اللہ میں تیری نعمتوں کا شکر گزار ہوں

3. اے میرے اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے ایک صلب سے دوسرے صلب، ایک رحم سے دوسرے رحم میں منتقل کیا یہاں تک کہ ایک ایسے زمانے میں مجھے دنیا میں بھیجا کہ میں تیرے برحق اولیاء کرام میں شمار ہونے والے ولی، تیرے نیک بندے امام خمینیؒ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں، جو معصومین علیہم السلام سے سب سے زیادہ نزدیک تھے اور ان کی رکاب میں ایک سپاہی بن سکوں۔

۴۔ اگرچہ میں رسول خدا، محمد مصطفیٰ ﷺ کا صحابی نہ بن سکا اور آپ کے صحابی ہونے کی توفیق سے محروم رہا نیز امام علی علیہ السلام اور ان کی آل پاک کی مظلومیت کے زمانے کو پا نہ سکا تو نے مجھے اس دوری کے عوض میں انہی کے راستے کا راہی بنایا جس راہ میں انہوں نے اپنی جان کی بازی لگائی تھی۔

۵۔ اے معبود! میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے اپنے عبد صالح امام خمینیؒ کے بعد مجھے اپنے ایک اور عبد صالح سے ملحق کر دیا کہ جس کی مظلومیت اس کی پرہیزگاری پر غالب ہے، ایسا مرد جو اِس زمانے میں اسلام، شیعیت، ایران اور اسلام کی سیاسی دنیا کا حکیم و مدبّر ہے یعنی محترم و عزیز، خامنہ ای میری جان ان پر فدا ہو۔

۶۔ اے پروردگار! شکر ہے تیرا کہ تونے مجھے اپنے بہترین بندوں کے ساتھ ملحق رکھا اور تونے مجھے یہ توفیق دی کہ میں ان کے بہشتی رخساروں کے بوسے لے سکوں اور عطر الٰہی کی خوشبو کو سونگھ سکوں یعنی تونے مجھے شہداء اور مجاہدین کی صحبت نصیب فرمائی۔

۷۔ اے خدائے قادر و قدیر، اے رحمان و رزّاق، میں اپنی پیشانی بصد شکر ترے آستانے پر جھکاتا ہوں کہ تونے مجھے راہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا اور آپ کے فرزندوں کی راہ و روش یعنی مذہب تشیع میں قرار دیا جو اسلام کا حقیقی چہرہ ہے اور مجھے علی ابن ابی طالب کے فرزندوں پر گریہ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی جو بلاشبہ تیری عظیم اور قیمتی نعمتوں میں سے ہے، ایسی نعمت جو نورانیت اور روحانیت کی حامل ہے، ایسی بے قراری جس میں سب سے زیادہ قرار ہے، ایسا غم کہ جس میں سکون اور چین ہے۔

۸۔ خدایا تیرا شکر ہے کہ تونے مجھے غریب مگر دیندار اور اہل بیت علیہم السلام کے عاشق والدین عنایت کئے جو ہمیشہ نیک راستے پر چلے۔ میں تجھ سے کمال عاجزی کے ساتھ دعاگو ہوں کہ ان دونوں کو جنّت میں اپنے اولیاء کا جوار عطا فرما اور مجھے آخرت میں ان کا ہمنشین بنا۔

خدایا میں تیری عفوو بخشش کا امیدوار ہوں

۹۔ اے خداوند متعال، اے خالق حکیم! میرے ہاتھ خالی ہیں، میری گٹھری خالی ہے، میں بغیر توشۂ آخرت، صرف تیرے لطف و کرم کے بھروسہ تیرے پاس آرہا ہوں۔ میں نے اس دنیا سے کچھ نہیں لیا کیونکہ فقیر خدائے کریم کی بارگاہ میں جائے تو اسے توشہ کی کیا ضرورت؟

۱۰۔ میری گٹھری تیرے فضل و کرم کی امید سے بھری ہے، آنکھیں بند کئے تیرے پاس آرہا ہوں تمام تر ناپاکیوں کے باوجود ان آنکھوں میں ایک قیمتی سرمایہ ہے، ایک خزانہ ہے اور وہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے لعل امام حسین علیہ السلام، اور اہل بیت علیہم السلام پر بہائے گئے آنسوؤں کے موتی، مظلوموں، یتیموں اور ظالموں کے ہاتھوں اسیر قیدیوں کے دفاع میں آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں کے گوہر۔

۱۱۔ خدایا! میرے پاس نہ پیش کرنے کے لئے کچھ ہے اور نہ ہی اپنے دفاع کی طاقت، بس ایک چیز میں نے ذخیرہ کی ہے جس سے میری امیدیں وابستہ ہیں اور وہ ہے ہمیشہ تیری جانب بڑھتے ہوئے قدم، [تیری بارگاہ میں اٹھنے والے ہاتھ] جب میں نے اپنے ہاتھوں کو تیری بارگاہ میں پھیلایا، جب میں نے اپنے ہاتھوں کو تیری خاطر زمین اور اپنے زانوؤں پر رکھا، جب تیرے دین کے دفاع کے لئے اسلحہ اٹھایا، یہ سب میرے انہیں ہاتھوں کا سرمایہ ہیں، امید کرتا ہوں تو نے اسے قبول کیا ہوگا۔

۱۲۔ خدایا! میرے پیر بھی سست ہیں، ان میں جان نہیں ہے، ان میں پل صراط کو پار کرنے کی طاقت نہیں ہے، میرے پیر عام پلوں پر لرز اٹھتے تھے تو پل صراط تو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، مگر ایک امید، ایک آس مجھے بشارت دیتی ہے کہ شاید میرے قدم نہ ڈگمگائیں، ممکن ہے کہ میں نجات پاجاؤں کیونکہ میں انہیں پیروں سے تیرے حرم میں داخل ہوا ہوں اور تیرے گھر کا طواف کیا، تیرے اولیاء کے حرموں میں، بین الحرمین پابرہنہ سعی کی ہے، میں ان پیروں سے طویل جنگی مورچوں پر ڈٹ کر لڑا ہوں اور تیرے دین کے دفاع کے لئے ان پیروں سے دوڑ دھوپ کی ہے، تیرے دین کے لئے تگ و دو کی ہے، رویا ہوں اور رلایا ہے، ہنسا ہوں اور ہنسایا ہے، گرا بھی ہوں اٹھا بھی ہوں، مجھے امید ہے کہ تو دوڑ دھوپ کے طفیل اور ان حرموں کی حرمت کی خاطر میرے پیروں پر رحم فرمائے گا۔

۱۳۔ خدایا! میرا سر، میری عقل، میرے لب، میری قوت شامہ، میرے کان، میرا دل، میرے تمام اعضاء و جوارح تیرے فضل و کرم سے آس لگائے بیٹھے ہیں، یا ارحم الراحمین! مجھے قبول کرلے، پاکیزہ بنا کر قبول کرلے، اس طرح سے مجھے اپنا لے کہ تیرے دیدار کے قابل ہو جاؤں، میں تیرے دیدار کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا، اے اللہ، میری جنّت تیرا اقرب ہے۔

اے خدا میں اپنے دوستوں کے قافلہ سے پیچھے رہ گیا ہوں

۱۴۔ اے خدائے مطلق اس کاروان سے پیچھے رہ گیا ہوں مجھے ایک مدت ہوئی جس کی طرف مسلسل دوسروں کو روانہ کر رہا ہوں، لیکن تو بخوبی آگاہ ہے کہ میں نے ان دوستوں کے ناموں کو ہمیشہ یاد رکھا ہے، صرف ذہن میں ہی نہیں بلکہ اپنے دل اور آنکھوں میں ان کی یاد بسائے رکھی ہے اور انہیں آنسوں اور آہوں کے ساتھ یاد رکھا ہے۔

۱۵۔ میرے عزیز! میرا جسم بیمار ہو رہا ہے، کس طرح ممکن ہے کہ جو چالیس سال سے تیرے آستانے پر پڑا ہو، تو اسے قبول نہ کرے! میرے خالق، میرے محبوب، میرے معشوق، میں نے ہمیشہ تجھ سے یہی چاہا ہے کہ میرے وجود کو اپنے عشق سے پُر کر دے، اپنے فراق کی آگ میں مجھے جلا کر میری جان لے لے۔

۱۶۔ اے میرے عزیز! میں قافلہ عشق سے پیچھے رہ جانے کی رسوائی کے سبب اور اس قافلہ سے ملحق ہونے کی بے قراری میں بیابانوں کی خاک چھان رہا ہوں، ایک امید ایک آس پر اِس شہر سے اُس شہر، اِس صحراء سے اُس صحراء، سردیوں اور گرمیوں میں محو سفر ہوں، اے کریم! اے حبیب، میں نے تیرے کرم سے لو لگائی ہے، تو خود جانتا ہے کہ میں تیرا عاشق ہوں، تو بہتر جانتا ہے کہ تیرے سوا کسی کو نہیں چاہتا بس مجھے اپنا وصال نصیب فرما۔

۱۷۔ خدایا! ایک وحشت نے میرے وجود پر قبضہ کیا ہوا ہے، میں اپنے نفس کو مہار کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، اے خدا مجھے رسوا نہ کرنا، ان ہستیوں کی خاطر جن کی اطاعت تو نے واجب کی ہے، اس حرمت کے زائل ہونے سے قبل جو ان کے منوّر روضوں پر حرف آنے کا سبب بنے، مجھے اس قافلہ سے ملا دے جو تیری جانب بڑھ رہا ہے۔

۱۸۔ میرے معبود! میرے عشق و معشوق، میں تیرا عاشق ہوں، میں نے بارہا تجھے دیکھا ہے، تجھے محسوس کیا ہے، مجھ میں تجھ سے جدا رہنے کی تاب نہیں، بہت ہو چکا، بس اب مجھے قبول کر لے مگر اس طرح کہ میں تیرے لائق رہوں۔

آستان قدس رضوی